وغیرہ (یعنی اس نے بھید/حق/گواہی وغیرہ کو چھپایا ـــــ جس طرح " اِبداء " (دیکھئے اوپر ۲: ۲۳: ۱ (۳)) کے معنوں میں " خوب اور اچھی طرح ظاہر کرنے " کا مفہوم ہے۔ اسی طرح " کِتمان " میں " خوب اچھی طرح چھپا لینے " کا مفہوم ہوتا ہے۔

یہ فعل متعدی استعمال ہوتا ہے (اوپر آپ نے ایک مثال دیکھی ہے)۔ عموماً اس کے دو مفعول ہوتے ہیں (۱) جس سے چھپایا جائے اور (۲) جو (بات یا چیز) چھپائی جائے۔ اور یہ دونوں مفعول عموماً بنفسہ (بغیر صلہ کے) آتے ہیں مثلاً کہیں گے " کتمتُ الرَّجُلَ الحدیثَ " (میں نے آدمی سے بات چھپالی) ـــــ بعض دفعہ مفعول اول پر " مِن " کا صلہ بھی لگا دیتے ہیں (اور جدید عربی میں " عن " کا استعمال بھی جائز سمجھا جاتا ہے) مثلاً کہیں گے : کتمتُ مِنَ / عنِ الرجلِ الحدیثَ (میں نے آدمی سے بات پوشیدہ رکھی)۔

قرآن کریم میں یہ فعل اس طرح (مِنْ یا عَنْ کے ساتھ) کہیں استعمال نہیں ہوا۔ البتہ دونوں مفعول براہِ راست (بنفسہ) کم از کم ایک جگہ (النساء: ۲۲۸) آئے ہیں ـــــ ورنہ زیادہ تر اس کا پہلا مفعول (جس سے بات چھپائی جائے) محذوف یعنی غیر مذکور ہوتا ہے اور وہ سیاقِ عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے (مثلاً اللہ تعالیٰ سے، لوگوں سے وغیرہ)۔ قرآن میں کم از کم بیس مقامات پر یہ فعل اسی طرح مفعول اوّل کے حذف کے ساتھ آیا ہے ـــــ عربی زبان میں یہ فعل (کـتم) مختلف مصادر کے ساتھ بعض دوسرے معانی (مثلاً برتن کا دودھ وغیرہ کو اپنے اندر سمو لینا یعنی باہر نہ گرنے دینا، گھوڑے یا اونٹ کا سانس لینا وغیرہ) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ تاہم یہ استعمال قرآن کریم میں کہیں نہیں آیا ـــــ اسی طرح قرآن کریم میں تو یہ فعل ہر جگہ صرف مجرد (سے) ہی استعمال ہوا ہے۔ اگرچہ عربی زبان میں اس مادہ (کـتم) سے مزید فیہ کے افعال بھی مختلف معانی کے لیے آتے ہیں۔

(جاری ہے)

مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور کا

بیسواں سالانہ اجلاس

مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور کا بیسواں سالانہ اجلاسِ عام سوموار ۲۰ر اپریل ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۵ر شوال ۱۴۱۲ھ بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم میں زیر صدارت جناب صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب منعقد ہوا۔ نماز عصر اور مغرب کے درمیان اراکینِ انجمن کی چائے سے تواضع کی گئی۔

بعد مغرب، سالانہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا اور معتمد مرکزی انجمن نے معزّز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

۹۰ء کے اجلاسِ عام کی کارروائی پڑھ کر سنائی گئی اور اراکینِ انجمن کی طرف سے صحّتِ تحریر کی تصدیق کے بعد جناب صدر مؤسس نے روداد کی توثیق کردی۔

اس کے بعد مرکزی انجمن کے ناظمِ اعلیٰ سراج الحق سید صاحب ۹۱ء کی سالانہ رپورٹ کے اہم نکات (High Lights) بیان کرنے آئے۔ انہوں نے محترم صدر مؤسس، معزز اراکینِ مہمانان گرامی کا استقبال کیا اور خصوصیت سے منسلک انجمنوں کے Delegates اور ان کے عہدیداروں کو خوش آمدید کہا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مرکزی انجمن کے اجلاس عام میں منسلک انجمنوں کے صدر اور مجلس منتظمہ کے اراکین کو شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔

اس کے ساتھ ہی انہوں نے انجمن اور محترم صدر مؤسس کی طرف سے مجلسِ منتظمہ کے اراکین اور اعزازی ناظمین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ۹۱ء کے دوران بھی اپنی ذمہ داریوں کو بڑی باقاعدگی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور تفویض شدہ محکموں کی نگرانی کی؛ انہوں نے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اراکینِ انجمن سے متعلق اعداد و شمار

پیش کئے ۔ مرکزی انجمن کا پودا اب ملک کے اندر اور باہر جس تیزی سے برگ و بار لا رہا ہے 'اس ضمن میں کراچی ' ملتان اور فیصل آباد کی انجمنوں کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا۔

اس کے بعد ناظم اعلیٰ نے انجمن کے ہر شعبہ کی کارکردگی کے Salient Point بیان کئے ۔ مختلف شعبہ جات جن کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ان میں اکیڈمک وِنگ' مکتبہ ' جنرل ایڈمنسٹریشن ' نشر القرآن' قرآن کالج' قرآن کالج ہاسٹل' اور خط و کتابت کورس وغیرہ کے شعبہ جات شامل تھے ۔

۹۱ء کے آمد و خرچ کا حساب اور بیلنس شیٹ دونوں سالانہ رپورٹ میں تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہیں'ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حاضرین سے کہا گیا کہ اگر Financial Statements سے متعلق کوئی سوال یا تفصیل درکار ہو تو انجمن کے ناظم مالیات اور اکاوَنٹنٹ اجلاس میں موجود ہیں ' وہ ان شاء اللہ معلومات مہیا کر سکیں گے، لیکن اس ذیل میں حاضرین کی طرف سے کوئی بات نہیں اٹھائی گئی۔

مرکزی انجمن کی سالانہ رپوٹ کے اہم نکات کے ذکر کے بعد مجلسِ منتظمہ کا ایک فیصلہ اجلاس عام کی توثیق کے لئے پیش کیا گیا۔ مرکزی انجمن کے دستور کی دفعہ ۵ شق (د) کے تحت منسلک انجمنوں کو اپنی سالانہ آمدنیوں کا دس فی صد لازماً مرکزی انجمن کو منتقل کرنا ہوتا ہے ۔ مرکزی انجمن کی مجلس منتظمہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳۱ مارچ ۱۹۹۲ء یہ فیصلہ کیا کہ مذکورہ بالا دس فی صد کا اطلاق منسلک انجمن کی صرف یکمشت اعانت اور ماہانہ اعانت پر ہوگا۔ ان کے خصوصی پراجیکٹس کے فنڈز اور زکوۃ و صدقات کی مدات اس سے مستثنیٰ ہوں گی۔ حاضرین کی اکثریت نے ہاتھ اٹھا کر اس فیصلے کی توثیق کر دی۔

بعد ازاں منسلک انجمنوں کا تعارف کروایا گیا اور ان کی گذشتہ سال کی کارگزاری کا ذکر کیا گیا۔ سب سے پہلے جناب زین العابدین صاحب انجمن خدام القرآن سندھ 'کراچی کے صدر اسٹیج پر تشریف لائے اور ۱۹۸۶ء میں انجمن سندھ کی تشکیل ' بعد ازاں رجسٹریشن' ڈیفنس سوسائٹی میں قرآن اکیڈمی کی عمارت کی تکمیل اور گذشتہ سال رمضان المبارک میں وہاں محترم صدر مؤسّس کے دورہَ ترجمہ قرآن کا ذکر کیا اور بتایا کہ ۹۲ء کے دوران قرآن اکیڈمی کراچی میں ایک سالہ کورس شروع کرنے کا پروگرام ہے۔ان کے بعد

محترم کرنل غلام حیدر ترین صاحب' صدر انجمن خدام القرآن پنجاب' ملتان نے انجمن ملتان کا تعارف کروایا۔ ماشاء اللہ اس سال رمضان المبارک میں محترم صدر مؤسس نے قرآن اکیڈمی ملتان میں دورۂ ترجمہ قرآن کی تکمیل کی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ' صدر انجمن فیصل آباد' سید برہان علی صاحب' نائب صدر انجمن کوئٹہ 'اور نصیرالدین محمود صاحب' ایس ایس کیو شکاگو نے متعلقہ منسلک انجمنوں کا تعارف کروایا۔ منسلک انجمنوں کے علاوہ مرکزی انجمن کے نمائندے جناب غلام رسول بھٹی صاحب ' (الواسع)' جناب محمد رشید عمر صاحب (سعودی عرب) ' جناب مرتضیٰ اعوان صاحب ' اسلام آباد نے متعلقہ مقامات پر مرکزی انجمن کی Activities کا ذکر کیا۔

۹۲ء ۔ ۹۳ء کے لئے مجلس منتظمہ کے انتخاب کے لئے ناظم انتخاب محترم جناب بشیر ملک صاحب نے اعلان کیا کہ مستقل ارکان اور عام ارکان کے لئے قرطاس تجویز بالترتیب صرف دو اور چار اراکین کے لئے وصول ہوئے ہیں جو مجلس منتظمہ میں ان کی Allocation کے مطابق ہیں ۔ لہٰذا ان دو کیٹیگریز میں مجوزہ حضرات بلا انتخاب منتخب تصور کئے جارہے ہیں ۔ مؤسسین / محسنین کی نوع میں قرطاسِ تجویز سات حضرات کے لئے موصول ہوتے ہیں'اس کیٹیگری میں سے چھ افراد کو مجلس منتظمہ میں نمائندگی دی جاتی ہے ، جس میں ناظم انتخاب بربنائے منصب منتخب شمار کیا جاتا ہے ' لہٰذا مجوزہ سات حضرات میں سے الیکشن کے ذریعہ باقی پانچ حضرات کا انتخاب ہونا ہے۔ ملک صاحب نے بتایا کہ تینوں Categories میں کل ۱۲ منتخب ارکان کے علاوہ دو ارکان محترم صدر مؤسس کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں۔ اس بناء پر محترم صدر مؤسس نے اسی وقت یہ فیصلہ سنا دیا کہ مؤسسین / محسنین کی کیٹیگری کے لئے سات مجوزہ ناموں میں سے پانچ حضرات منتخب شمار کر لئے جائیں اور باقی دو ان کی طرف سے نامزد ۔ اس طرح اس Category میں بھی الیکشن کی ضرورت نہیں پڑی ۔

ایجنڈے کا آخری آئٹم محترم صدر مؤسس کا خطاب تھا ۔ رات زیادہ ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے طے شدہ خطاب کی بجائے اپنی گفتگو کو چار اہم عملی نکات کے بیان تک محدود رکھا۔ سب سے پہلے انہوں نے منسلک انجمنوں کے نمائندگان کو مخاطب کیا۔ بعض انجمنوں نے سال کے دوران اس خواہش کا پرزور اظہار کیا تھا کہ مرکزی انجمن ان کی

آمدنیوں کا دس فی صد حصہ نہ لے یا یہ کہ یہ فیصد صرف اعانتوں پر apply کیا جائے اور دیگر فنڈز اس سے مستثنٰی ہوں۔ اس پر محترم صدر مؤسس نے کہا کہ منسلک انجمنوں کو اپنی آمدنیوں کا دس فی صد مرکزی انجمن کو نہایت خوشدلی سے ادا کرنا چاہیے، خصوصًا اس اعلان کے بعد کہ اس دس فی صد کا اطلاق ان کی صرف یکمشت اور ماہانہ اعانتوں پر ہوگا، ان کے کنسٹرکشن اور اسپیشل فنڈز اور زکوٰۃ و صدقات کے لئے فنڈز اس سے مستثنٰی ہونگے۔ منسلک انجمنیں مرکزی انجمن کا یہ Share خوش دلی سے ادا کریں گی تو ان شاء اللہ اس سے ان کے اپنے کام میں بھی برکت ہوگی۔ اور پھر یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ مرکزی انجمن کو وہ جو کچھ دیں گے تو وہ دعوت رجوع الی القرآن پر ہی خرچ ہوگا۔ مرکزی انجمن جتنی مستحکم ہوگی اسی نسبت سے ان شاء اللہ منسلک انجمنیں بھی مستحکم ہونگی۔

دوسری بات جس پر محترم صدر مؤسس نے زور دیا وہ مرکزی انجمن کی رکنیت سے آگے بڑھ کر اس پوری تحریک کے ساتھ عملی تعاون اور اس میں پیش قدمی کے بارے میں تھی، جس کی جڑ اور اساس بجا طور پر مرکزی انجمن خدام القرآن کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اس پوری تحریک کو درخت کی ایک بڑی عمدہ مثال سے واضح کیا۔ انجمن کی دعوت رجوع الی القرآن اس درخت کی جڑ ہے، تنظیم اسلامی اس درخت کا تنا اور تحریک خلافت اس درخت کے برگ و بار کی طرح ہے۔ تنظیم اسلامی میں شمولیت تو بیعت کی بنیاد پر ہے جو نسبتًا زیادہ پابندی، ڈسپلن اور Commitment چاہتی ہے، اس لئے شاید بہت سے لوگوں کے لئے اس میں شرکت اتنی آسان نہ ہو۔ لیکن تحریک خلافت میں شمولیت تو محض اس کا تعاون فارم پُر کرنے سے ہوجاتی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جہاں انجمن کے اراکین کا تعاون بالعموم مالی انفاق تک محدود ہے اور اس سے زیادہ کا ان سے تقاضا نہیں کیا جاتا وہاں تحریک خلافت کے معاونین سے روپے پیسے سے زیادہ وقت اور صلاحیتوں کا انفاق درکار ہوگا۔ انہوں نے شرکاءِ جلسہ اور خصوصًا اراکین انجمن سے اپیل کی کہ انجمن کی رکنیت کے بعد اگلا قدم اٹھائیں اور تحریک خلافت کے معاون بنیں۔

تیسری بات جو محترم صدر مؤسس نے بڑی تاکید سے کہی وہ ایک سالہ کورس میں،

جس کا نیا سمسٹر اوائل مئی سے شروع ہو رہا ہے' داخلہ کے متعلق تھی۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ ہم دنیا جہان کے مضامین کی ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے تو اپنی عمر کا بہترین حصہ صرف کرنے پر تیار ہیں لیکن ہماری کم نصیبی کہ عربی کی اتنی سی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھی وقت نہیں نکال سکتے کہ قرآن حکیم کو بغیر کسی ترجمے کی مدد سے سمجھ سکیں۔ انہوں نے کہا اب ہمت کیجئے' لاہور اور کراچی دونوں جگہ ایک سالہ کورس آئندہ چند دنوں میں شروع ہو رہا ہے' اس میں داخلہ لیجئے۔

آخر میں محترم صدر مؤسس نے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں انجمن خدام القرآن اور قرآن اکیڈمیز کا ایک جال بچھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے خصوصیت سے چار حضرات کو مخاطب کیا۔ پشاور سے تشریف لانے والے ڈاکٹر اقبال صافی صاحب نے جو میڈیکل اسپیشلسٹ (T.B) کی حیثیت سے معروف ہیں اور زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں' الحمد للہ پشاور میں انجمن قائم کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے' دوسرے قابل احترام مہمان جن کا ذکر کیا گیا وہ ہیں جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جو رحیم یار خان کے ایک معروف پریکٹیشنر اور وہاں کی با اثر شخصیت ہیں۔ محترم صدر مؤسس نے ان سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کیا اور ان کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ اب وہ عملی قدم اٹھائیں اور رحیم یار خان میں انجمن خدام القرآن اور قرآن اکیڈمی قائم کریں

تیسری شخصیت حیدر آباد سے جناب محترم قاضی عبدالقادر صاحب کی تھی جنہیں مخاطب کیا گیا۔ عبدالقادر صاحب حیدر آباد کے سوشل کاموں میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں' وہاں کے انڈسٹریلسٹ رہے ہیں' گو اب وہ انڈسٹری کا کام ختم کر چکے ہیں تاہم اب بھی اس فیکٹری کے ایک بڑے قطعہ زمین کے مالک ہیں۔ محترم صدر موسس نے فرمایا کہ محترم قاضی صاحب تنظیم اسلامی کے تو کئی سال سے رفیق ہیں' اب انہیں چاہیے کہ جلد از جلد وہاں انجمن اور اکیڈمی قائم کریں۔ پھر صدر مؤسس کی نظر ایک خالی نشست پر گئی جس پر کچھ دیر پہلے تک اسلام آباد سے جناب محمد صدیق صاحب تشریف فرما تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ انہیں ساڑھے نو بجے کی فلائٹ سے اسلام آباد واپس جانا تھا اور وہ جا چکے ہیں۔ جناب صدیق صاحب ایک Self made انسان ہیں' اب ایک بڑے